احادیث صاحب الثقلین

فی ترک رفع الیدین

یعنی ترک رفع یدین کی احادیث اور آثار

اس مختصر رسالہ میں ترک رفع یدین کی احادیث اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار اور اکابر تابعین کے آثار واقوال، مع حوالہ کتب جمع کئے گئے ہیں۔ ناظرین اس کے مطالعہ سے معلوم کر سکتے ہیں کہ حنفیہ کا مسلک کس قدر مضبوط اور سنت کے موافق ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

پیش لفظ

الحمد لله رب العالمین ، والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین ، وعلی الہ واصحابہ اجمعین ، اما بعد!

اس زمانہ میں رفع یدین وترک رفع یدین کا مسئلہ خوامخواہ حد سے تجاوز کر گیا۔حقیقت یہ ہے کہ احادیث سے دونوں طریقے ثابت ہیں،اسی لئے امت کے فقہاء بھی اس مسئلہ میں مختلف الرائے ہیں۔

ایک جماعت کی طرف سے اس مسئلہ میں اس قدر غلو ہوگیا کہ بس سارا دین گویا رفع یدین ہی میں ہے،اورترک رفع یدین کے قائل تارک سنت اور تارک احادیث ہیں۔اسی لئے اکابر امت نے اس مسئلہ میں چھوٹی بڑی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔راقم نے بھی بعض احباب کی درخواست پر ایک مختصر رسالہ ترتیب دیا تھا،جس میں صرف احادیث مع حوالہ لکھنے کا اہتمام کیا تھا، وہ رسالہ اس وقت حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب رحمہ اللہ کے رسائل کی ترتیب کے وقت یادآ گیا،تو اس پر نظر ثانی کی اور اسے بھی اس رسالہ کے ساتھ شائع کررہاہوں۔اس رسالہ کے متن میں بیس اور حاشیہ میں تیس احادیث جمع کی گئی ہیں۔اس طرح یہ مختصر رسالہ پچاس احادیث کا مجموعہ ہے۔اللہ تعالی اس حقیر کاوش کوقبول فرما کر ذخیرۂ آخرت بنائے ،آمین۔

اللہ کرے غلوکرنے والے افراد میں سے کوئی اس رسالہ کو پڑھ کراعتدال پرآجائے تو راقم کی محنت کامیاب سمجھی جائے گی۔اللہ تعالی اس رسالہ کو نافع اور مفید اور مقصد میں کامیاب بنائے۔

مرغوب احمد لاجپوری

مؤرخہ:۱/ربیع الاول ۱۴۳۵ھ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ’’فلم یرفع یدیہ الا مرۃ‘‘

(۱)......عن علقمة قال : قال ابن مسعود : الا اصلّی بکم صلاة رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم : فصلی فلم یرفع یدیہ الا مرۃ۔ [۱]

(نسائی ص۱۲۰، باب الرخصة فی ذلک ، کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۱۰۵۹)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کی طرح نماز نہ پڑھاؤں، پھر آپ نے نماز پڑھائی اور دونوں ہاتھ نہیں اٹھائے، مگر ایک بار۔

---

[۱]......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلا:

(۱)......الا اخبرکم بصلوة رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ، قال : فقام فرفع یدیہ اول مرۃ ثم لم یعد۔ (نسائی ص۱۱۷ ج۱، ترک ذلک ، کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۱۰۲۷)

(۲)......الا اصلّی بکم صلا ۃ رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ، قال : فصلی فلم یرفع یدیہ الا مرۃ۔ (ابوداؤد ص۱۰۹ ج۱، باب من لم یذکر الرفع عند الرفع من الرکوع ، کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۷۴۸)

(۳)......الا اصلّی بکم صلا ۃ رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ، فصلی فلم یرفع یدیہ الا فی اول مرۃ۔ (ترمذی ص۵۹ ج۱، باب رفع الیدین عند الرکوع ، کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۲۵۷)

(۴)......الا اصلّی لکم صلا ۃ رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ، قال : فصلی فلم یرفع یدیہ الا مرۃ۔ (مسند احمد ص۳۸۸و۴۴۲ ج۱، رقم الحدیث:۳۶۸۱)

(۵)......الا اریکم صلاة رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ، فلم یرفع یدیہ الا مرۃ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۵ ج۲، من کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لایعود ، رقم الحدیث:۲۴۵۶)

(۶)......لاصلینّ بکم صلاة رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ، قال : فصلّی فلم یرفع یدیہ الا مرۃ واحدۃ۔

(السنن الکبری للبیھقی ص۷۸ ج۲، باب من لم یذکر الرفع عند الافتتاح ، کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۲۵۳۱)

براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث ''رفع یدیه..... ثم لا یعود''

(۲)......عن البراء بن عازب قال : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا افتتح الصلٰوة رفع یدیه الی قریب من اذنیه ثمّ لا یعود۔[۱]

(ابوداؤدص۱۰۹ج۱، باب من لم یذکر الرفع عند الرفع من الرکوع ، رقم الحدیث:۷۴۹)

ترجمہ:......حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کے قریب تک اٹھاتے پھر (رفع یدین) نہ فرماتے،

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ جیسی نماز سکھلائی اور اس میں ایک مرتبہ کے علاوہ رفع یدین نہیں فرمایا۔

[۱]......حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلاً:

(۱)......قال : رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم رفع یدیه حین افتتح الصلٰوة ثم لم یرفعهما حتی انصرف۔ (ابوداؤد، باب من لم یذکر الرفع عند الرفع من الرکوع ، رقم الحدیث:۷۵۲)

(۲)......کان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا کبر لافتتاح الصلٰوة رفع یدیه حتی یکون ابهاماه قریبا من شحمتی اذنیه ثم لا یعود۔

(طحاوی ص۱۵۴ج۱، باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود والرفع من الرکوع هل مع ذلک رفع ام لا ؟ کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۱۳۱۳)

(۳)......کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کبّر رفع یدیه حتی یری ابهامه قریبا من اذنیه ، وفی روایة : وزاد قال : ثم لا تعد لرفعها فی تلک الصلاة۔

(مصنف عبدالرزاق ص۷۱ج۲، باب تکبیر الافتتاح و رفع الیدین ، رقم الحدیث:۲۵۳۰/۲۵۳۱)

(۴)......قال : رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم حین افتتح الصلٰوة کبر و رفع یدیه حتی کادتا تحاذیان اذنیه ثم لم یعد۔ (مسند ابی یعلی ص۲۴۸ج۳، رقم الحدیث:۱۶۹۱)

(۵)......قال : رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم رفع یدیه حین استقبل الصلٰوة حتی رایت

آپ ﷺ پہلی تکبیر کے علاوہ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے

(۳)......عن عبد اللہ بن مسعود : عن النّبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یرفع فی اول تکبیرۃ ثم لایعود۔

(طحاوی ص۱۵۴ ج۱، باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود والرفع من الرکوع ھل مع ذلک رفع ام لا ؟ ، کتاب الصلوۃ ، رقم الحدیث:۱۳۱۶)

ابھامیہ قریبا من اذنیہ ثم لم یرفعھما۔(مسند ابی یعلی ص۲۴۹ ج۳، رقم الحدیث:۱۶۹۲)

(۶)......ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلٰوۃ رفع یدیہ ثم لم یرفع حتی ینصرف۔
(مسند ابی یعلی ص۲۴۸ ج۳، رقم الحدیث:۱۶۸۹)

(۷)......رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین افتتح الصلٰوۃ رفع یدیہ حتی حاذی بھما اذنیہ ثم لم یَعُد الی شئی من ذلک حتی فرغ من صلوتہ۔

(دارقطنی ص۲۹۵ ج۱، باب ذکر التکبیر ورفع الیدین عند الافتتاح والرکوع والرفع منہ وقدر ذلک واختلاف الرویات ، کتاب الصلوۃ ، رقم الحدیث:۱۱۱۶)

(۸)......رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قام الی الصلٰوۃ فکبّر و رفع یدیہ حتی ساوی بھما اذنیہ ثم لم یعد۔(حوالہ بالاص۲۹۵، رقم الحدیث:۱۱۱۹)

(۹)......رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین افتتح الصلٰوۃ یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ۔
(حوالہ بالاص۲۹۴، رقم الحدیث:۱۱۱۴)

(۱۰)......ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ اذا افتتح الصلٰوۃ ثم لم یرفعھما حتی ینصرف۔(المدونۃ الکبری ص۶۹ ج۱، باب الرکوع والسجود)

(۱۱)......ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلٰوۃ رفع یدیہ ثم لا یرفعھما حتی یفرغ۔
(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۰۴ ج۲، من کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لایعود ، کتاب الصلوۃ، رقم الحدیث:۲۴۵۵)

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی نماز نقل فرمائی اور اس میں ایک مرتبہ کے علاوہ رفع یدین نہیں فرمایا۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین فرماتے تھے، پھر نہیں فرماتے۔

حضرت علیؓ کی روایت ''کان یرفع یدیه فی اول الصلوة ثم لایعود''

(۴):......عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم : انه کان یرفع یدیه فی اول الصلوة ثم لایعود۔[۱] (العلل الواردة فی الاحادیث النبویة۔دارقطنی ص۱۰۶ ج۴)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ ﷺ نماز کے شروع میں رفع یدین فرماتے، پھر نہیں فرماتے۔

ابن عمرؓ کی روایت ''کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلوة ثم لا یعود''

(۵)......عن ابن عمر : ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلوة ثم لا یعود ۔[۲] (اخرجه البیهقی فی الخلافیات ، کما فی نصب الرایة ص۴۰۴ ج۱، وفی نسخة المطبع العلوی ص۲۰۱)

---

[۱]......انفرد برفعه عبد الرحیم بن سلیمان ، وهو ثقة ۔(حدیث اور اہل حدیث ص۳۹۷(۱۰))

[۲]......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس قسم کی روایت بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلا:

(۱)......رأیت رسول اللہ اذا افتتح الصلوة رفع یدیه حتی یحاذی بهما ، وقال بعضهم : حذو منکبیه ، واذا اراد ان یرکع و بعد ما یرفع رأسه من الرکوع لا یرفعهما ، وقال بعضهم : ولا یرفع بین السجدتین ۔(صحیح ابن عوانہ ص۹۰ ج۲، رقم الحدیث:۱۶۱۶)

(۲)......رأیت رسول اللہ اذا افتتح الصلوة رفع یدیه حذو منکبیه ، واذا اراد ان یرکع و بعد ما یرفع رأسه من الرکوع فلا یرفع ، ولا بین السجدتین ۔(مسند حمیدی ص۲۷۷ ج۲، رقم الحدیث:۶۲۶)

(۳)......ان رسول اللہ کان یرفع یدیه حذو منکبیه اذا افتتح التکبیر للصلوة۔
(المدونۃ الکبری ص۶۹ ج۱، باب الرکوع والسجود)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ نماز شروع کرتے وقت رفع یدین فرماتے پھر نہیں فرماتے۔

حضرت عباد بن عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہم کی روایت ''ثم لم یرفعهما فی شئی حتی یفرغ''

(۶)......عن عباد ابن الزبیر : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا افتتح الصلوة رفع یدیه فی اول الصلوة ثم لم یرفعهما فی شئی حتی یفرغ۔(اخرجه البیهقی فی الخلافیات ، کما فی نصب الرایة ص۴۰۴ ج۱، وفی نسخة المطبع العلوی ص۲۰۱)

ترجمہ:......حضرت عباد بن زبیر سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو شروع میں رفع یدین فرماتے پھر نماز سے فارغ ہونے تک رفع یدین نہیں فرماتے۔

سات جگہوں پر ہاتھ اٹھانا ہے، انمیں تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں

(۷)......عن ابن عمر عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : ترفع الایدی فی سبعة مواطن ، فی افتتاح الصلوة ' وعند البیت ' و علی الصفا ' والمروة ' وبعرفات ' وبالمزدلفة ' وعند الجمرتین ۔(طحاوی ص۲۴۶ ج۲، باب رفع الیدین عند رؤیة البیت ، کتاب مناسک الحج ، رقم الحدیث:۳۷۴۰)

ترجمہ:......آپ ﷺ کا ارشاد ہے: سات جگہوں پر ہاتھ اٹھایا جائے گا: نماز کے شروع میں، بیت اللہ (پر نظر پڑتے وقت) اور صفا و مروہ پر اور عرفات اور مزدلفہ میں (وقوف کے

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ کی نماز نقل فرمائی اور اس میں ایک مرتبہ کے علاوہ رفع یدین نہیں فرمایا۔

وقت)اور رمی جمار کے وقت۔

سجدہ سات اعضاء پر ہے اور رفع یدین کی سات جگہیں

(۸)......عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : السجود علی سبعة اعضاء : الیدین ' والقدمین ' والرکبتین ' والجبهة ، ورفع الایدی اذا رأیت البیت ' وعلی الصفا والمروة ' وبعرفة ' و بجمع ' وعند رمی الجمار ' واذا اقیمت الصلوة۔

(معجم طبرانی کبیر ص۴۵۲ ج۱۱، سعید بن جبیر عن ابن عباس ، رقم الحدیث:۱۲۲۸۲)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سجدہ سات اعضاء پر ہوگا ،دونوں ہاتھوں' دونوں پاؤں' دونوں گھٹنوں اور پیشانی پر،اور رفع یدین بیت اللہ کو دیکھتے وقت' اور صفا' مروہ پر' وقوف عرفات کے وقت' اور مزدلفہ میں' اور رمی جمار کے وقت اور جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے۔

تین روایات جن میں آپ ﷺ و صحابی رضی اللہ عنہ نے نماز سکھائی اور رفع یدین نہیں کیا

(۹)......عن محمد بن عمرو بن عطاء : انه کان جالسا مع نفر من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرنا صلوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، فقال ابو حمید الساعدی : انا کنت احفظکم لصلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، رأیته اذا کبر جعل یدیه حذو منکبیه ، واذا رکع امکن یدیه من رکبتیه ، ثم هصر ظهره ، فاذا رفع رأسه استوی حتی یعود کل فقار مکانه ، واذا سجد وضع یدیه غیر مفترش ' ولا قابضهما ' واستقبل باطراف اصابع رجلیه القبلة ، فاذا جلس فی الرکعتین جلس علی رجله

الیسری ونصب الیمنی ، فاذا جلس فی الرکعة الأخرة قدّم رجله الیسری ونصب الاخری وقعد علی مقعدته ۔

(بخاری ص۱۱۴ ج۱، باب سنة الجلوس فی التشهد ، رقم الحدیث:۸۲۸)

ترجمہ:......محمد بن عطاء نے بیان کیا کہ وہ چند صحابہ رضوان (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، ذکر نبی ﷺ کی نماز کا چلا تو ابوحمید ساعدی (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ: مجھے نبی کریم ﷺ کی نماز (کی تفصیلات) تم سب سے زیادہ یاد ہیں، میں نے آپ کو دیکھا کہ جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں تک لے جاتے ، جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں سے پوری طرح تھام لیتے اور پیٹھ کو جھکا دیتے ، پھر جب سر اٹھاتے تو اس طرح سیدھے کھڑے ہوجاتے کہ تمام جوڑ درست ہوجاتے ، جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ (زمین پر) اس طرح رکھتے کہ نہ بالکل پھیلا ہوا ہوتا اور نہ سمٹا ہوا، پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھتے‘ جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو بائیں پر بیٹھتے اور دایاں کھڑا رکھتے ،اور جب آخری مرتبہ بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو آگے کر لیتے اور دائیں کو کھڑا کر دیتے ، پھر مقعد پر بیٹھتے ۔

(تفہیم البخاری ص۳۵۱ ج۱)

(۱۰)......عبد الرحمن بن غنم ان ابا مالک الاشعری جمع قومه ، فقال : یا معشریین اجتمعوا واجمعوا نسائکم وابنائکم ‘ اعلمکم صلوة النبی صلی الله علیه وسلم صلی لنا بالمدینة ، فاجتمعوا وجمعوا نسائهم وابنائهم ، فتوضأ واراهم کیف یتوضأ، فاحصی الوضوء الی اماکنه ، حتی لما ان فاء الفیئی وانکسر الظل قام ‘ فاذن فصف الرجال فی ادنی الصف ‘ وصف الولدان خلفهم ‘ وصف النساء خلف الولدان ، ثم اقام الصلوة فتقدم فرفع یدیه ‘ فکبر فقرأ بفاتحة الکتاب وسورة

یسرهما ، ثم کبر فرکع فقال" سبحان الله وبحمده " ثلاث مرار، ثم قال" سمع الله لمن حمده " واستوی قائما ، ثم کبر وخر ساجدا، ثم کبر فرفع رأسه ، ثم کبر فسجد ، ثم کبر فانهض قائما ، فکان تکبیره فی اول رکعة ست تکبیرات ، وکبر حین قام الی الرکعة الثانیة ، فلما قضی صلوته اقبل الی قومی بوجهه فقال : احفظوا تکبیری ' وتعلموا رکوعی ' وسجودی ، فانها صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم التی کان یصلی لنا الساعة من النهار۔(مسند احمد ص ۳۴۳ ج ۵، رقم الحدیث :۲۲۹۰۶)

ترجمہ:......حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو جمع کر کے فرمایا: اے اشعری قوم! جمع ہو جاؤ اور اپنی عورتوں کو بھی جمع کرلو تاکہ میں تمہیں آپ ﷺ کی نماز سکھادوں جو آپ ﷺ ہمیں مدینہ طیبہ میں پڑھایا کرتے تھے، پس آپ نے وضو کیا اور انہیں دکھلایا کہ کیسے وضو کیا جاتا ہے، آپ نے خوب اچھی طرح سے پانی اعضاء وضو تک پہنچایا، حتی کہ جب سایہ ظاہر ہو گیا تو آپ نے کھڑے ہو کر اذان دی، امام سے قریب تر مردوں نے صف باندھی، ان کے پیچھے بچوں نے اور بچوں کے پیچھے عورتوں نے، پھر اقامت ہوئی اور آپ نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھ گئے، آپ نے رفع یدین کیا اور تکبیر (تحریمہ) کہی، پھر سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ دوسری سورت دونوں کو آہستہ سے پڑھا، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا اور تین مرتبہ "سبحان الله وبحمده" کہا، پھر "سمع الله لمن حمده" کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو گئے، پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں گئے، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ سے سر اٹھایا، پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا، پھر تکبیر کہہ کر کھڑے ہو گئے، اس طرح پہلی رکعت میں آپ کی چھ تکبیریں ہوئیں، آپ نے دوسری رکعت کے لئے اٹھتے وقت بھی تکبیر کہی، پھر نماز پوری کر کے اپنے قبیلے والوں کی

طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تکبیروں کو یاد کرلو، اور میرا رکوع وسجود دیکھ لو، کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کی وہ نماز ہے جو آپ ہمیں دن کے اس حصے میں پڑھایا کرتے تھے۔

(حدیث اور اہل حدیث ص ۴۰۱)

(۱۱)......عن انس بن مالک یقول : قال لی النبی صلی الله علیه وسلم : یا بنی ! اذا تقدمت الی الصلوة فاستقبل القبلة وارفع یدیک وکبر واقرأ ما بدا لک ، فاذا رکعت فضع کفیک علی رکبتیک وفرق بین اصابعک و سبح ، فاذا رفعت رأسک فاقم صلبک حتی یقع کل عضو مکانه ' واذا سجدت فامکن جبهتک من الارض وسبح ' واذا رفعت رأسک فاقم رأسک ' فاذا قعدت فضع عقبیک تحت الیتک واقم صلبک ، فانها من سنتی ، ومن اتبع سنتی فانه منی، ومن هو منی فهو معی فی الجنة۔(الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ص۲۸۶ج۶، باب نمبر:۱۶۰۱)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: بیٹا! جب تو نماز کے لئے بڑھے تو قبلہ رو ہوجا، رفع یدین کر اور تکبیر تحریمہ کہہ اور قرأت کر جہاں سے کرنا چاہے، پھر جب تو رکوع میں جائے تو دونوں ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھ اور انگلیاں کھلی رکھ اور (رکوع کی) تسبیح پڑھ، پھر جب رکوع سے سر اٹھائے تو اپنی کمر سیدھی کرلے یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پہنچ جائے، پھر جب تو سجدہ میں جائے تو اپنی پیشانی زمین پر رکھ اور (سجدہ کی) تسبیح پڑھ، پھر جب تو سر اٹھائے تو تو اپنا سر سیدھا کرلے، پھر جب تو قعدہ کرے تو اپنی ایڑیوں کو سرین کے نیچے کرلے اور کمر کو سیدھا کرلے، یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کی پیروی کی وہ مجھ سے ہے اور جو مجھ سے ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (حدیث اور اہل حدیث ص ۳۹۸)

حضرات خلفاء راشدین اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا ترک رفع یدین کرنا

حضرات شیخین رضی اللہ عنہما بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے

(۱۲)......عن عبد الله بن مسعود قال : صليت مع النبی صلی الله عليه وسلم و مع ابی بکر و مع عمر ، فلم يرفعوا ايديهم الا عند التکبيرة الاولی فی افتتاح الصلوة۔[۱]

(دارقطنی ص۲۹۵، باب ذکر التکبير ورفع اليدين عند الافتتاح والرکوع والرفع منه وقدر ذلک واختلاف الراويات ، کتاب الصلوة ، رقم الحديث:۱۱۲۰)

---

[۱]......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلاً:

(۱)......عن علقمة قال : صليت خلف عبد الله بن مسعود فلم يرفع يديه عند الرکوع وعند رفع الرأس من الرکوع ، فقلت له : لم لا ترفع يديک ؟ فقال : صليت خلف رسول الله صلی الله عليه وسلم و خلف ابی بکر وعمر فلم يرفعوا ايديهم الا عند التکبيرة التی تفتتح بها الصلوة۔

(بدائع الصنائع فی ترتيب الشرائع ص۲۰۷ج۱، فصل : فی سنن التکبير ايام التشريق)

(۲)......عن الاسود قال : صليت مع عمر فلم يرفع يديه فی شئی من صلوته الا حين افتتح الصلوة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۷ج۲،من کان يرفع يديه فی اول تکبيرة ثم لايعود ، کتاب الصلوة ، رقم الحديث:۲۴۶۹)

(۳)......عن الاسود قال : رأيت عمر بن الخطاب يرفع يديه فی اول تکبيرة ثم لايعود۔

(طحاوی ص۱۵۶ج۱، باب التکبير للرکوع والتکبير للسجود والرفع من الرکوع هل مع ذلک رفع ام لا ؟، کتاب الصلوة ، رقم الحديث:۱۳۲۹)

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت اسود رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز نقل فرمائی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز میں ایک مرتبہ کے علاوہ رفع یدین نہیں فرمایا۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: میں نے آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی، انہوں نے نماز کے شروع میں تکبیر اولی کے علاوہ رفع یدین نہیں کیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے

(۱۳)......عن عاصم بن کلیب الجرمی : عن ابیه – و کان من اصحاب علی – ان علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه کان یرفع یدیه فی التکبیر الاولی التی یفتتح بها الصلوة ثم لا یرفعهما فی شئی من الصلوة۔

ترجمہ:...... عاصم بن کلیب الجرمی (رحمہ اللہ) سے روایت بیان کی' وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں' جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے رفقاء میں سے تھے کہ: بیشک وہ تکبیر اولی میں رفع یدین کرتے جس سے نماز کا آغاز فرماتے، پھر نماز میں کسی بھی جگہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔[۱] (مؤطا امام محمد ص۹۰، باب افتتاح الصلوة۔بیہقی ص۸۹ ج۲، باب من لم یذکر الرفع عند الافتتاح ، کتاب الصلوة۔مؤطا امام محمد (مترجم، مکتبہ حسان) ص۷۷، باب افتتاح الصلوة رقم الحدیث:۱۰۹)

---

[۱]......حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، جن میں ہے کہ: آپ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے، مثلا:

(۱)......عن عاصم بن کلیب عن ابیه : ان علیا کان یرفع یدیه فی اول تکبیرة من الصلوة ثم لایرفع بعد۔(طحاوی ص۱۵۴ ج۱، باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود والرفع من الرکوع هل مع ذلک رفع ام لا ؟ کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۱۳۲۰)

(۲)......عن عاصم بن کلیب عن ابیه ان علیا کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلوة ثم لا یعود۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۶ ج۲، من کان یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لایعود ، رقم الحدیث:۲۴۵۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے

(۱۴)......عن ابراهيم عن عبد الله انه كان يرفع يديه في اول ما يفتتح ثم لا يرفعهما۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۱۶ ج۲، من كان يرفع يديه في اول تكبيرة ثم لايعود ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث:۲۴۵۸)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز کے شروع میں رفع یدین کیا کرتے تھے، پھر نہیں کرتے تھے۔[۱]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے

(۱۵)......عن نعيم المجمر وابى جعفر القارى عن ابى هريرة : انه كان يرفع يديه اذا افتتح الصلوة ويكبر كلما خفض و رفع ، ويقول انا اشبهكم صلوة برسول الله صلى الله عليه وسلم۔

ترجمہ:......نعیم المجمر اور ابوجعفر القاری رحمہما اللہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رفع یدین نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے

---

[۱]......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، جن میں ہے کہ آپ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے، مثلا:

(۱)......عن ابراهيم قال : كان عبد الله لا يرفع يديه في شئى من الصلوة الا في الافتتاح۔

(طحاوی ص۱۵۶ ج۱، باب التكبير للركوع والتكبير للسجود والرفع من الركوع هل مع ذلك رفع ام لا ؟ ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث:۱۳۲۸)

(۲)......عن ابراهيم : عن ابن مسعود كان يرفع يديه في اول شئى ثم لا يرفع بعد۔

(مصنف عبدالرزاق ص۷۱ ج۲، باب تكبيرة الافتتاح ورفع اليدين ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث:۲۵۳۳)

وقت کرتے تھے،اور ہر اونچ نیچ میں تکبیر کہتے تھے، اور فرماتے تھے کہ: میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ساتھ تم سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں۔

(التمهيد لما فی المؤطا من المعانی والاسانید ص۲۱۵ج۹۔حدیث اوراہل حدیث ص ۳۹۷)

(۱۶)......اخبرنا مالک اخبرنی نعیم المجمر وابو جعفر القاری : ان ابا هريرة كان يصلّى بهم ' فكبّر كلّما خفض و رفع ، قال ابو جعفر القارى : وكان يرفع يديه حين يُكبّر ويفتح الصلوة ۔(مؤطاامام محمد ص۹۰، باب افتتاح الصلوة)

ترجمہ:......امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مجھے نعیم بن عبداللہ المجمر اورابو جعفر القاری رحمہما اللہ نے بتایا کہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کو نماز پڑھاتے تھے تو ہر اونچ نیچ میں تکبیر کہتے تھے، اور رفع یدین نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے وقت کرتے تھے۔

(مؤطاامام محمد (مترجم،مکتبہ حسان،کراچی)ص۵۷، باب افتتاح الصلوة ، رقم الحديث:۱۰۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے

(۱۷)......عن مجاهد قال صليت خلف ابن عمر ' فلم يكن يرفع يديه الا فى التكبيرة الاولى من الصلوة ۔[۱] (طحاوی ص۱۵۵ج۱، باب التكبير للركوع والتكبير للسجود والرفع من الركوع هل مع ذلك رفع ام لا ؟ ،كتاب الصلوة ، رقم الحديث:۱۳۲۳)

---

[۱]......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں،جن میں ہے کہ: آپ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے،مثلا:

(۱)......عن مجاهد ' قال : ما رأيت ابن عمر يرفع يديه الا فى اوّل ما يفتتح۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۳۷ج۱، من كان يرفع يديه فى اول تكبيرة ثم لايعود ، كتاب الصلوة، رقم الحديث:۲۴۶۷)

(۲)......عن عبد العزيز بن حكيم ' قال : رأيت ابن عمر يرفع يديه حذاء اذنيه فى اوّل تكبيرة افتتاح الصلوة ' ولم يرفعهما فيما سوى ذلك۔(مؤطاامام محمد ص۹۳، باب افتتاح الصلوة)

ترجمہ:......حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی، آپ نماز میں تکبیر اولی کے علاوہ کسی وقت ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

حضرت عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے

(۱۸)......عن محمد بن یحی قال : صلیت الی جنب عباد بن عبد الله بن الزبیر، قال : فجعلت ارفع ایدی فی کل رفع و خفض ، قال : یا ابن اخی رأیتک ترفع فی کل رفع وخفض وان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا افتتح الصلوة رفع یدیه فی اول صلوته ثم لم یرفعهما فی شئی حتی یفرغ۔(بسط الیدین لنیل الفرقدین ص۵۳)

ترجمہ:......محمد بن یحی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کے پہلو میں نماز پڑھی، میں ہر اونچ نیچ میں رفع یدین کرنے لگا، انہوں نے فرمایا: بھتیجے! میں نے تجھے دیکھا ہے کہ تم ہر اونچ نیچ میں رفع یدین کررہے تھے، اور رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے، پھر آپ ﷺ نے نماز سے فارغ ہونے تک رفع یدین نہیں کیا۔

حضرت علی و حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے شاگرد بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے

(۱۹)......عن ابی اسحاق قال : کان اصحاب عبد الله واصحاب علی لا یرفعون ایدیهم الا فی افتتاح الصلوة ، قال وکیع : ثم لایعودون۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۶ ج ۲، من کان یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لایعود ، کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۲۴۶۱)

ترجمہ:......ابواسحاق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے اصحاب صرف نماز کے شروع میں رفع یدین کیا کرتے تھے۔

(۲۰)......عن ابراهيم انه كان يقول : اذا كبّرت فى فاتحة الصلوة فارفع يديك ' ثم لا ترفعهما فيما بقى۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۶ ج۲، من كان يرفع يديه فى اول تكبيرة ثم لايعود ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث:۲۴۶۰)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے' وہ فرماتے تھے کہ: جب نماز شروع کرے تو اپنے ہاتھوں کو (پہلی مرتبہ تکبیر تحریمہ کے وقت) اٹھاؤ، پھر بقیہ وقتوں میں نہ اٹھاؤ۔

اکابر فقہاء وحضرات تابعین رحمہم اللہ کا رفع یدین نہ کرنا

(۲۱)......''مصنف ابن ابی شیبہ'' میں حضرت ابواسحاق سبیعی' امام شعبی' حضرت ابراہیم نخعی' حضرت اسود بن یزید' حضرت علقمہ' حضرت قیس بن حازم' حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ' حضرت خثیمہ رحمہم اللہ اجمعین کے متعلق منقول ہیں کہ: یہ سب حضرات تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔[۱]

---

[۱]......(۱)......عن الشعبى : انه كان يرفع يديه فى اول التكبير ' ثم لا يرفعهما۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۶ ج۲، من كان يرفع يديه فى اول تكبيرة ثم لايعود ، كتاب الصلوة، رقم الحديث:۲۴۵۹)

(۲)......عن خيثمة وابراهيم قال : كانا لا يرفعان ايديهما الا فى بدء الصلوة ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۶ ج۲،من كان يرفع يديه فى اول تكبيرة ثم لايعود ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث:۲۴۶۳)

(۳)......عن اسماعيل قال : كان قيس يرفع يديه اوّل ما يدخل فى الصلوة ' ثم الايرفعهما۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۷ ج۲،من كان يرفع يديه فى اول تكبيرة ثم لايعود ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث:۲۴۶۴)

امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت سفیان رحمہ اللہ اور اہل کوفہ کے بارے میں لکھا ہے کہ: وہ بھی رفع یدین کے قائل نہیں تھے۔

(۲۲)......وهو قول سفيان [الثوری] و اهل الكوفة۔

(ترمذی ص۵۹ ج۱، باب رفع الیدین عند الرکوع ، کتاب الصلوة ، تحت رقم الحدیث:۲۵۷)

ترک رفع یدین پر فقہاء کا اجماع

(۲۳)......ابو بكر بن عياش قال : ما رأيت فقيهاً قطّ يفعله ' يرفع يديه فی غير التكبير الاولى۔

(طحاوی ص۱۵۶ ج۱، باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود والرفع من الرکوع هل مع ذلک رفع ام لا ؟ ،کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۱۳۳۲)

ترجمہ:......حضرت ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے ہرگز کسی فقیہ کو بھی پہلی تکبیر کے علاوہ رفع یدین کرتے نہیں دیکھا۔

---

(۴)......عن مسلم الجهنی قال : كان ابن ابی ليلى يرفع يديه اوّل شیء اذا كبّر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۷ ج۲،من کان یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لایعود ، کتاب الصلوة، رقم الحدیث:۲۴۶۶)

(۵)......عن جابر' عن الاسود و علقمة : انهما كانا يرفعان ايديهما اذا افتتحا ' ثم لا يعودان۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۷ ج۲،من کان یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لایعود ، کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۲۴۶۸)

(۶)......قال عبد الملك : ورأيت الشعبی وابراهيم وابا اسحاق لا يرفعون أيديهم الا حين يفتتحون الصلوة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۸ ج۲،من کان یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لایعود ، کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۲۴۶۹)

حدیث:’’ مالی اراکم رافعی ایدیکم کانها اذناب خیل شمس ‘‘پر مفید کلام

عن جابر بن سمرة قال : خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال :’’ مالی اراکم رافعی ایدیکم کانّها اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ ، اسکنوا فی الصلوة ‘‘۔

(مسلم شریف ص۱۸۱ ج۱، باب الامر بالسکون فی الصلوة والنهی عن الاشارة ورفعها عند السلام کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۴۳۰)

ترجمہ:......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آنحضرت ﷺ ہمارے پاس گھر سے باہر تشریف لائے تو فرمایا: کیا بات ہے تمہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، گویا وہ بدکے ہوئے گھوڑوں کی دمیں ہیں، نماز میں سکون اختیار کرو۔

اس حدیث کی صحت میں تو کسی کو کلام نہیں، البتہ بعض حضرات نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ: اس حدیث میں سلام کے وقت اشارہ کرنے کی ممانعت فرمائی ہے، جیسا کہ ’’صحیح مسلم‘‘ ہی میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث ہے:

کنّا اذا صلّینا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم قلنا ’’ السّلام علیکم ورحمة اللّه ‘ السّلام علیکم ورحمة اللّه ‘ واشار بیده الی الجانبین ، فقال رسول اللّه صلی الله علیه وسلم : علام تؤمون بایدیکم کأنّها اذناب خیل شمس ، انما یکفی احدکم ان یضع یده علی فخده ثم یسلّم علی اخیه من علی یمینه و شماله۔

(مسلم شریف ص۱۸۱ ج۱، باب الامر بالسکون فی الصلوة والنهی عن الاشارة ورفعها عند السلام کتاب الصلوة ، رقم الحدیث:۴۳۱)

ترجمہ:......ہم جب آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو’’ السّلام علیکم

ورحمة اللّٰہ" کہتے وقت دونوں جانب ہاتھ سے اشارہ کیا کرتے تھے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم ہاتھوں سے اشارہ کس لئے کرتے ہو؟ جیسے وہ بدکے ہوئے گھوڑوں کی دمیں ہوں، تمہارے لئے یہی کافی ہے کہ ہاتھ رانوں پر رکھے ہوئے دائیں بائیں اپنے بھائی کو سلام کیا کرو۔

ان دونوں حدیثوں میں چونکہ "کأنها اذناب خیل شمس" کا فقرہ آ گیا ہے، غالبا اس سے ان حضرات کا ذہن اس طرف منتقل ہوگیا ہے کہ یہ دونوں حدیثیں ایک ہی واقعہ سے متعلق ہیں، لیکن جو شخص ان دونوں حدیثوں کے سیاق پر غور کرے گا اسے یہ سمجھنے میں قطعاً دشواری نہیں ہوگی کہ یہ دونوں الگ الگ واقعہ سے متعلق ہیں، اور ان دونوں کا مضمون ایک دوسری سے یکسر مختلف ہے، چنانچہ:

(۱):......پہلی حدیث میں ہے کہ: ہم اپنی نماز میں مشغول تھے کہ آنحضرت ﷺ تشریف لائے، اور دوسری حدیث میں نماز با جماعت کا ذکر ہے۔

(۲):......پہلی حدیث میں ہے کہ: آپ ﷺ نے صحابہ کو نماز میں رفع یدین کرتے دیکھا اور اس پر نکیر فرمائی، اور دوسری حدیث میں ہے کہ سلام کے وقت دائیں بائیں اشارہ کرنے پر نکیر فرمائی۔

(۳):......پہلی حدیث میں ہے کہ: آپ ﷺ نے نماز میں سکون اختیار کرنے کا حکم فرمایا اور دوسری حدیث میں ہے کہ: آپ ﷺ نے سلام پھیرنے کا طریقہ بتایا۔

(۴):......اور دونوں حدیثیں الگ الگ سندوں سے مذکور ہیں۔ پہلی حدیث کے راوی دوسرے واقعہ کی طرف کوئی اشارہ نہیں کرتے، اور دوسری حدیث کے راوی پہلے واقعہ سے کوئی تعرض نہیں کرتے۔

اس لئے دونوں حدیثوں کو جن کا الگ الگ مخرج ہے، الگ الگ قصہ ہے، الگ الگ حکم ہے، ایک ہی واقعہ سے متعلق کہہ کر دل کو تسلی دے لینا کسی طرح بھی صحیح نہیں۔

اور اگر بطور تنزل تسلیم بھی کر لیا جائے کہ دونوں حدیثوں کی شانِ ورود ایک ہی ہے، تب بھی یہ مسلمہ اصول ہے کہ خاص واقعہ کا اعتبار نہیں ہوتا، بلکہ الفاظ کے عموم کا اعتبار ہوتا ہے، جب آنحضرت ﷺ نے رفع یدین پر نکیر فرمائی ہے، اور اس کے بجائے نماز میں سکون اختیار کرنے کا حکم فرمایا ہے تو اس سے ہر صاحب فہم یہ سمجھے گا کہ رفع یدین سکون کے منافی ہے، اور آپ ﷺ نے اسے ترک کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

مزید یہ کہ جب بوقت سلام رفع یدین کو سکون کے منافی سمجھا گیا حالانکہ وہ نماز سے خروج کی حالت ہے تو نماز کے عین وسط میں سکون کی ضرورت اس سے بدرجہا بڑھ کر ہوگی۔ (اختلاف امت اور صراط مستقیم ص۱۰۲ ج۲)

ایک اور چیز بھی قابل غور ہے کہ جو شخص تسلیم کے وقت رفع یدین کرتا ہو اس سے ''اسکنوا فی الصلوۃ'' نہیں کہا جاتا جیسا کہ اس شخص کے حق میں جو سلام پھیرنے کے وقت میں دائیں اور بائیں اپنے چہرہ کو پھیرتا ہے یہ نہیں کہا جاتا: ''انہ التفت الی الیمین والشمال فی الصلوۃ'' کیونکہ نماز میں دائیں بائیں کی طرف التفات ممنوع ہے، اور تشہد کے بعد جو عمل کیا جائے تو وہ خروج من الصلوۃ کا عمل نہیں، اس کو فی الصلوۃ نہیں کہا جا سکتا، اسی لئے حضور اکرم ﷺ نے عندالسلام رفع ایدی کی حدیث میں ''اسکنوا فی الصلوۃ'' نہیں فرمایا، بلکہ ''اسکن فی الصلوۃ'' اس شخص سے کہا جاتا ہے جو نماز کے دوران رکوع و سجود وغیرہ کی حالت میں رفع یدین کرتا ہو، اس بناء پر ''اسکنوا فی الصلوۃ'' کا جملہ بتلاتا ہے کہ رفع ایدی تشہد میں نہ تھا، بلکہ نماز کے اندر تھا۔

حدیث میں صرف یہ اشتراک ہے کہ دونوں کے راوی حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ ہیں، تو کیا اس سے دونوں کا متحد ہونا لازم آتا ہے، جیسا کہ امام بخاری (رحمہ اللہ) اور ان کے ساتھ جو لوگ ہیں وہ اس اشتراک سے اتحاد سمجھ کر دونوں حدیثوں کو تشہد کی حالت پر محمول کرتے ہیں، حالانکہ اہل علم میں سے کسی نے بھی اتحاد راوی سے اتحاد مرویات پر استدلال نہیں کیا، اس لئے دونوں کو عندالسلام پر محمول نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ یہ ظاہر حدیث کے خلاف ہے، اس لئے اس حدیث سے ترک رفع یدین کی افضلیت پر حنفیہ کا استدلال مذکور بالکل صحیح ہے، اس پر امام بخاری (رحمہ اللہ) کا اعتراض بے معقول ہے، واللہ اعلم۔

اچھا ہم تسلیم کرتے ہیں کہ واقعہ ایک ہے اور عندالسلام سے متعلق ہے، مگر کیا خصوص مورد مستلزم ہے خصوص حکم کو، ہرگز نہیں، چنانچہ ملا علی قاری (رحمہ اللہ) وغیرہ کہتے ہیں کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے، اور وہ قول نبوی ''اسکنوا فی الصلوۃ'' ہے خصوص سبب کا اعتبار نہیں، اور وہ بحالت سلام اشارہ بالایدی ہے تو ''اسکنوا فی الصلوۃ'' سے نبی کریم ﷺ نے اس بات پر تنبیہ فرمائی ہے کہ مقصود اصلی نماز میں سکون ہے نہ کہ حرکت، لیکن جن حرکات کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی تو وہ مستثنیٰ ہیں، انہیں چھوڑ کر باقی اجزاء صلوۃ میں سکون مطلوب شریعت ہے، اس پر قرآن وحدیث دلالت کرتی ہے، تو انکار عندالسلام ہاتھ اٹھانے پر اس لئے کیا ہے کہ بار بار ہاتھ اٹھانا مطلوب نہیں بلکہ سکون مقصود ہے، اس لئے یہ مسئلہ بھی یعنی دوران صلوۃ رفع یدین کا اس کے تحت میں آجائے گا۔ (شرح النسائی ص۳۱۲ ج۲)

تعجب ہے حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے دونوں حدیثوں کو ایک ہی تسلیم کرنے پر زور دیا ہے۔ موصوف لکھتے ہیں:

حافظ زیلعی (رحمہ اللہ) نے ''نصب الرایہ'' میں امام بخاری (رحمہ اللہ) کے اس

اعتراض کا جواب دینے کی کوشش کی ہے اور فرمایا ہے کہ ابن القبطیہ کا طریق رفع الیدین عندالسلام سے متعلق ہے اور باقی طرق ہر قسم کے رفع یدین سے، اور اس کی دلیل یہ ہے کہ جن طرق میں رفع الیدین عندالسلام کی تصریح نہیں ہے ان میں ''اسکنوا فی الصلوۃ'' کا جملہ مروی ہے، جبکہ ابن القبطیہ کے طریق میں یہ جملہ موجود نہیں، جو اس بات کی دلیل ہے یہ حکم نماز کے کسی درمیانی رفع یدین سے متعلق ہے، رفع یدین عندالسلام سے نہیں، کیونکہ سلام کے وقت جو عمل کیا جائے وہ خروج من الصلوۃ کا عمل ہے، اس کو ''فی الصلوۃ'' نہیں کہا جاسکتا۔

لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ اس حدیث سے حنفیہ کا استدلال مشتبہ اور کمزور ہے، کیونکہ ابن القبطیہ کی روایت میں سلام کے وقت کی جو تصریح موجود ہے اس کی موجودگی میں ظاہر اور متبادر یہی ہے کہ حضرت جابر کی یہ حدیث رفع عندالسلام ہی سے متعلق ہے، اور دونوں حدیثوں کو الگ الگ قرار دینا جبکہ دونوں کا راوی بھی ایک ہے اور متن بھی قریب قریب ہے بعد سے خالی نہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ یہ حدیث ایک ہی ہے، اور رفع عند السلام سے متعلق ہے، ابن القبطیہ کا طریق مفصل ہے اور دوسرا طریق مختصر و مجمل، لہذا دوسرے طریق کو پہلے طریق ہی پر محمول کرنا چاہئے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ نے اس حدیث کو حنفیہ کے دلائل میں ذکر نہیں کیا۔

(درس ترمذی ص ۳۷ ج ۲)